عورت ایک شخص کے نکاح یا عدت میں ہو، تو کیا دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(دعوت اسلامی)
دار الافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13558 تاریخ:16-10-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہو چکا ہے، کیا اسی حالت میں اُس عورت کا دوسرا نکاح کسی دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو عورت کسی مرد کے نکاح میں ہو یا اُس کی عدت میں ہو، اِسی حالت میں اُس کا نکاح دوسرے کسی بھی مرد سے نہیں ہو سکتا۔ معاذ اللہ! اگر کسی نے جانتے بوجھتے شادی شدہ عورت سے اِسی حالت میں نکاح کر لیا، تو یہ نکاح سرے سے ہی باطل ہو گا اور خالصتاً زنا ہو گا۔

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اُنہیں تفصیلاً بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ ترجمہ کنز الایمان:"اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں۔"

(پارہ 05، سورۃ النساء، آیت 24)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیرِ رازی، تفسیرِ خازن اور تفسیرِ مظہری میں ہے:"والنظم للآخر ﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ عطف علی ﴿اُمَّهٰتُكُمْ﴾ یعنی حرمت علیکم ﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ ای ذوات الأزواج لا یحل للغیر نکاحھن ما لم یمت زوجھا او یطلقھا وتنقضی عدّتھا من الوفاة او الطلاق سمّیت المتزوجات محصنات لانہ احصنھن التزویج او الأزواج" ترجمہ:"﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ کا عطف ﴿اُمَّهٰتُكُمْ﴾ پر ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ حرام ہیں تم پر شوہر دار عورتیں، لہٰذا شادی شدہ عورتوں کا

نکاح دوسرے کسی بھی مرد سے حلال نہیں، جب تک کہ اُن کے شوہر مر نہ جائیں اور اُن کی وفات کی عدت گزر نہ جائے یا جب تک وہ طلاق نہ دے دیں اور طلاق کی عدت گزر نہ جائے۔ آیتِ مبارکہ میں نکاح والی عورتوں کو لفظ "﴿اَلْمُحْصَنٰت﴾ سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ عقد نکاح نے یا شوہروں نے اُن کی عزت کو محفوظ کر رکھا ہے۔" **(التفسیر المظھری، ج02، ص64، مطبوعہ کوئٹہ)**

مبسوط سرخسی میں ہے: "ومنکوحة الغیر لیست من المحللات بل ھی من المحرمات فی حق سائر الناس کما قال اللہ تعالی: ﴿وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾" ترجمہ: دوسرے شخص کی منکوحہ عورت تمام لوگوں کے حق میں حرام ہے، جیسا کہ ارشادِ باری ہے ﴿وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ یعنی حرام ہیں شوہر دار عورتیں۔ **(المبسوط، کتاب المفقود، ج11، ص37، دارالمعرفہ، بیروت)**

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "جبکہ زید نے ہنوز طلاق نہ دی نصیبن بدستور اس کے نکاح میں باقی ہے اور بکر خواہ کسی کو، ہرگز اس سے نکاح حلال نہیں۔ اگر کر بھی لیا، تاہم جیسے اب تک وہ دونوں مبتلائے زنا رہے یوں ہی اس نکاح بے معنی کے بعد بھی زانی وزانیہ رہیں گے اور یہ جھوٹا نام نکاح کا کچھ مفید نہ ہوگا۔ قال تعالیٰ ﴿وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ شادی شدہ پاکیزہ عورتیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج11، ص314، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: **"جب عورت کسی کے نکاح یا عدت میں ہو، جان بوجھ کر اس کا نکاح دوسرے سے پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔"** **(فتاوی فیض رسول، ج01، ص562، شبیر برادرز، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

12 ربیع الآخر 1446ھ/16 اکتوبر 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے